استحکام پیدا کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ جبکہ ہم ان سے تجارت وغیرہ کے چکر میں پھنسے ہوئے ہیں۔

پاکستان اس وقت توانائی وغذا کے جس بحران کا سامنا کر رہا ہے بھارت اس کی سنگینی بڑھانے اور خود کفالت وخود مختاری کی پالیسی ترک کروا کے اپنے اوپر انحصار پر مجبور کرنے کے لئے پے در پے ظالمانہ اقدامات کر رہا ہے، مگر ہمارے حکمران بھارت کی دوستی اور خوشنودی کے چکر میں دوڑے جا رہے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کئے بغیر تجارت وغیرہ نہ کرنے کا اعلان کیا جائے۔ اور ایک خوددار قوم کے طور پر اس سانپ سے بدتر دشمن کو دودھ پلانے کی موجودہ پالیسی پر نظر ثانی کی جائے جو کسی بھی صورت ملک وقوم کے مفاد میں نہیں۔ آج ہماری حکومت خود انحصاری کے بجائے دوسروں پر انحصار کی پالیسی پر گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بجائے امریکہ، بھارت وغیرہ ملکوں پر امیدیں باندھنے کی عادی ہوگئی ہے۔

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے ناامیدی
بتاؤ تو سہی اس سے اور کافری کیا ہے

آج سود اور دھوکے کی بنیاد پر قائم مغرب کا سرمایہ دارانہ نظام ڈانواں ڈول ہوتا جا رہا ہے، یکے بعد دیگرے بنک اور کاروباری ادارے دیوالیہ ہوتے جا رہے ہیں۔ ہماری معیشت بھی انہی ملکوں کے ساتھ وابستہ ہونے کی وجہ سے ویسے ہی گرتی جا رہی ہے۔ سرمایہ دار طبقہ بنکوں سے رقوم نکال کر باہر لے جا رہا ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ باہر سے سرمایہ اپنے ملک لایا جائے۔ اگر جناب آصف زرداری صاحب یا نواز شریف وغیرہ سرمایہ دار طبقہ اپنی اپنی رقم باہر سے لاکر پاکستانی بنکوں میں منتقل کرتے تو شاید ہمیں یہ دن دیکھنا نہ پڑتا۔ مگر کیا کیا جائے اس ملک کی بدقسمتی کا کہ یہاں کے حکمران وسرمایہ دار طبقہ ملک کو صرف حکومت کرنے اور عیاشی کی جگہ سمجھتے ہیں، جس کے لیے ایندھن غریب ومزدور اور متوسط طبقہ فراہم کرتے ہیں۔ اس لئے کبھی کبھار یہ حکمران غریب وپسماندہ طبقے کا دکھ درد سناتے ہوئے مگرمچھ کے آنسو بھی بہاتے ہیں۔ البتہ اپنا سرمایہ باہر کے بنکوں میں محفوظ کر لیتے ہیں، تاکہ بوقت ضرورت کام آوے۔

انٹرنیشنل ''اسلامک'' یونیورسٹی اسلام آباد کی ''غیر اسلامی'' سرگرمیاں

اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد عالم اسلام کی چند ایسی یونیورسٹیوں میں سے ایک ہے، جنہیں اسلامی علوم وفنون کی درس وتدریس اس کا طرہ امتیاز رہا ہے اور اسلامی علوم وفنون کی خدمت وتحقیق اور درس وتدریس کا شرف حال رہا ہے

اور اسلامی علوم کے سکالر اور پروفیسر صاحبان اپنے اپنے فیلڈ میں یہ مقدس فرض منصبی ادا کرتے رہے ہیں، مگر جرنیل پرویز مشرف کے دور میں جہاں دیگر شعبہائے زندگی سے اسلامی شعائر کو مٹانے کے لئے جرأت رندانہ کا بھرپور استعمال کیا گیا، وہاں اسلامی یونیورسٹی میں بھی بااختیار پوسٹوں پر ایسے ایسے ترقی معکوس کے حامل نام نہاد ''ترقی پسند'' لوگوں کو متعین کردیا گیا۔ جن کا بنیادی کام اس عالمی دانشگاہ سے اسلامی اقدار کا صفایا کرنا تھا۔ اسی سلسلے کی پہلی کڑی کے طور پر اسلامی علوم سے متعلق درس و تدریس سے وابستہ کئی ممتاز ماہر پروفیسر صاحبان کو فارغ کردیا گیا ہے اور کئی کو غیر فعال شعبوں میں لگادیا گیا ہے۔ مزید کیا کیا گل کھلانے کا پروگرام ہے، وہ وقت ہی بتائے گا۔ لیکن ہم جناب صدر اور وزیر اعظم سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ یونیورسٹی کے نصب العین کو ٹھیس پہنچانے والی بے دخلیوں اور من مانی ہتھکنڈوں سے باز رکھنے کے لئے فوری مداخلت کریں نیز برطرف شدہ ماہرین تعلیم کو پھر سے سابقہ عہدوں پر بحال کرائیں تاکہ یونیورسٹی کا اسلامی اور عالمی شہرت بحال ہوسکے۔

☆☆☆☆☆

شمالی علاقہ جات کی اسمبلی کے چار سال

ناردرن ایریاز کونسل کو آج سے چار سال قبل اسمبلی کا درجہ ملا تھا اور دیگر مراعات کے علاوہ قانون سازی کا بھی اختیار دیا گیا تھا، مگر اس چار سالہ دور میں کوئی قابل ذکر قانون سازی نہیں ہوئی۔ حتی کہ ''شمالی علاقہ جات'' کے لیے متبادل نام تک پاس نہیں کیا جاسکا۔ اخباری اطلاعات کے مطابق ممبروں اور مشیروں کی تنخواہوں، گاڑیوں، ٹی اے ڈی اے اور دیگر مدوں پر پچاس کروڑ روپے سے زائد خرچ ہوئے۔ بہر حال ''اپنا'' بھلا تو ضرور ہوا ہوگا۔ اسے کہتے ہیں ''نشستن خوردن برخاستن، بعیش کوش یاران قوم است نادان''

ادھر اسمبلی کے کچھ ممبروں کا یہ حال ہے کہ جوں ہی مرکز میں حکومت تبدیل ہوتی ہے تو آن کی آن میں ان کی ضمیر بھی تبدیل ہوجاتی ہے اور جوق در جوق گلے میں ہار ڈال کر نعروں کی گونج میں حکمران جماعت کے دفتر پہنچ رہے ہوتے ہیں۔ موسمی پرندوں اور بٹیروں جیسا رول ادا کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ پوچھنے پر جواب ملتا ہے کہ یہ سب غریب عوام کی خدمت کے لیے کر رہے ہیں جبکہ عام لوگ اس قسم کے سیاسی کھیل کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ لیڈروں کی بلند نگاہ، دیانتدار اور عزم مصمم سے سرشار ہو، علاقے اور غریب لوگوں کی خدمت